Lesson 4. Al-Baqarah (Ayaat 21– 29): Day 22 سُوۡرَةُ البَقَرَة کی تفسیر

اِس سبق کا مرکزی خیال؛ پورے مکّی دور کا خلاصہ ہے۔ مکّی سورتوں کے خاص موضوع توحید، رسالت اور آخرت تھے۔ مدینہ میں آنے کے بعد پہلی سورۃ البقرہ نازل ہوئی۔ آج کے سبق میں کہ نبیؐ کی ایک ذمّہ داری یہ بھی ہے کہ یہ کلام اللہ کا ہے۔ قرآن اللہ کی کتاب ہے۔ اور لوگوں کو اُن کا مقصدِ حیات بتائے۔ کہ لوگوں کو اِس دُنیا میں کیوں بھیجا گیا۔ اُنکی زندگی کیسے گزرنی چاہئ؟

آج کے سبق میں ہمیں توحید، رسالت اور آخرت کا پیغام ملے گا۔

عام طور پر انسان کے ذہن میں یہ سوالات آتے ہیں کہ میں کون ہوں؟۔ مجھے اِس دُنیا میں کیوں بھیجا گیا؟ مجھے کدھر جانا ہے۔ آج ہمیں یہ جوابات ملیں گے۔

آج کے سبق کے تین حصّے ہیں۔ پہلا حصّہ: اللہ ایک ہے۔ اللہ خالق اور مالک ہے۔

دوسرا حصّہ: قرآن پاک اللہ کا کلام ہے۔ اور اِس میں کوئی شک نہیں

تیسرا حصّہ: آخرت اور جنّت

آج ہمیں پہلی دفعہ آسمان سے پکارا گیا ہے کہ اے لوگو! خطاب کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

پُرزور دعوت ہے۔ یہ لفظ اِس بات کی دلیل ہے کہ قرآن پوری انسانیت کو پکارتا ہے۔ یوسف اسلام (جو Cat Stevens کسی زمانے میں مسلمان ہونے سے پہلے مشہور سنگر تھے) کو اِسی آیت نے سوچنے پر مجبور کر دیا کہ یہ پیغام میرے لئے بھی ہے۔ تمام انبیاؑ کا خطاب یہ تھا 'اے میری قوم'

لیکن نبی پاکؐ کا پیغام سب انسانوں کے لئے تھا۔ آپ رحمۃ للعلمین تھے۔

قرآن پاک میں النّاس کا لفظ 240 دفعہ آیا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ لفظ اُنس سے بنا ہے۔ یعنی انسان فطری طور پر محبت اور اُنس کرنے والا ہے۔ گھل مل جاتا ہے۔ ماں باپ کو خاص خیال رکھنا چاہئے کہ بچّہ محبت میں پلے بڑھے۔ آج نوجوانوں میں ہم جو مسائل دیکھتے ہیں اُس کی ایک وجہ بچّوں کو پیار اور محبت والا ماحول نہ ملنا بھی ہے۔ سنگل یونٹ گھروں کا ایک یہ مسئلہ بھی ہے۔

اَن سَ لفظ سے بھی ہے۔ یعنی نظر آنے والی چیز۔ جن کا اُلٹ۔ انسان وہ مخلوق جو نظر آئے۔

ن س ی؛ بھولنے والے۔ وہ جو بھول جائے۔ نسیان۔

اعۡبُدُوۡا: عبادت کرو۔ پہلا حکم ہے۔ قرآن کا پہلا فعل اَمر۔ دین کا خلاصہ یہی ہے۔

زندگی بے بندگی شرمندگی۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

اللہ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا۔ عبادت کیا ہے؟ بندہ اپنی ذات کو اللہ کے گرد گھما دے۔ بندگی۔ اطاعت۔ اپنے آپ کو اللہ کی نظر سے دیکھے۔ بندگی کا پہلا نقطہ یہ ہے کہ صرف اللہ کو ہی اپنا رَب مانا جائے۔ صرف اُسی کو عبادت کے قابل سمجھا جائے۔

عبادت کا پہلا اُصول لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ توحید ہے۔ صرف اُسی کی عبادت کی جائے۔ عبادت کا پہلا درجہ اللہ کو ایک مانیں گے۔

دوسرا درجہ یہ کہ اُس کی تمام صفّات پر ایمان لائیں گے۔ اللہ جیسی مکمل صفّات کسی اور میں نہیں۔

پھر دیکھیں کہ ہمارا تعلق اللہ کے ساتھ کیسا ہے؟ وہی مطلوب وہی مقصود ہو۔

قرآن کا موضوع یہ نہیں ہے کہ اللہ کو مانو بلکہ اِس کا پیغام ہے کہ اللہ کو ایک مانو۔

کائنات کی ہر چیز اللہ کے وجود کی گواہی دے رہی ہے۔ اصل مسئلہ شرک ہے۔

'اللہ کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا۔۔۔' ہمیں عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

1. انسان کو سوچنے کی دعوت دی جاہی ہے کہ اللہ نے مجھے پیدا کیا ہے اِس لئے اُسی کی عبادت کروں۔

اِیّاکَ نعبدُ والا پیغام یہاں سمجھایا جا رہا ہے۔ ویسی عبادت کرو جیسا رسولؐ اللہ نے ہمیں سکھایا ہے۔

(اگر اللہ ہمیں پیدا نہ کرتا تو بھی اُسی کی عبادت کرتے کیونکہ سب کچھ اللہ کا دیا ہوُا ہے۔)

(توحید۔ یاسر قاضی لیکچرز)

بعض اوقات ہم بچّوں سے کہتے ہیں اللہ نے یہ دیا وہ دیا۔

اگر بچّے کو کچھ نہیں ملتا تو کہتا ہے اللہ نے مجھے یہ نہیں دیا۔ یا دوسرا نقطہ یہ بھی ہے کہ اِس سے بچّے لالچی بن جاتے ہیں اور 'میں' یا 'مجھے' تک محدود ہو جاتے ہیں۔ **اللہ اپنی ذات میں یکتا ہے۔ اُس جیسا کوئی ہے ہی نہیں۔ اُس جیسی تو کوئی مثال بھی نہیں دے سکتے۔**

اللہ نے ہمیں پیدا کیا۔ اِس لفظ میں اللہ کی محبت ہے۔ اپنی بنائی ہوئی چیز ہمیں بہت پیاری ہوتی ہے۔

اللہ نے اتنے پیار سے ہمیں پیدا کیا۔ اُس نے ہمیں جہنم کی آگ کے لئے پیدا نہیں کیا۔ پانچویں پارے کے آخر میں اللہ نے یہی فرمایا ہے کہ اللہ کو کیا پڑی ہے کہ تمھیں عذاب دے۔

اُس کی عبادت کریں۔ شکر گزار بن جائیں۔ اللہ بہت قدر دان ہے۔ جو بندگی کا حق ادا نہیں کرینگے وہ کوڑا کرکٹ کی طرح جہنم میں ڈالیں جائینگے۔

کیا ہمیں اچھا لگے گا اگر ہمارا بچّہ کسی اور سے کچھ جا کر مانگے؟ ہمیں کتنی بے عزّتی محسوس ہو گی۔ یا پھر ہمارا شوہر کسی اور سے کھانا مانگے۔ یا پھر ہم خاوند کے دوست سے مدد مانگیں؟

اللہ کو کیسا لگتا ہو گا جب ہم کہیں اور جا کر سجدے کریں، دوسروں سے بیٹا مانگیں، تعویز یا مدد مانگیں ؟

بَس یہی شرک ہے۔ کیا اللہ نے دُنیا بنا تو لی اَب ہماری ضرورتیں پوری نہیں کر سکتا؟ کیا بزرگ یا پیر ہماری مدد کر سکتے ہیں؟ ہم اللہ سے کیوں نہیں مانگتے ؟

سب کچھ اللہ کا ہے، ہر چیز پر اللہ کا کنٹرول ہے۔

کیا ہم اللہ کی قدر کر رہے ہیں؟ جیسا کہ اُس کی قدر کا حق ہے؟ کیا ہم اللہ کے شکر گزار بندے ہیں؟